اسمبلی رپورٹ (مباحثات)

پچاسواں اجلاس (تیسری نشست)

بلوچستان صوبائی اسمبلی

اجلاس منعقدہ **26** فروری 2022ء بروز ہفتہ بمطابق **24** رجب المرجب 1443 ہجری۔

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
1	تلاوت قرآن پاک اور ترجمہ۔	03
2	دُعائے مغفرت۔	04
3	مشترکہ تعزیتی رتہنیتی قرارداد منجانب: جناب ثناءاللہ بلوچ صاحب اور جناب نصراللہ خان زیرے صاحب، اراکین صوبائی اسمبلی۔	04
4	توجہ دلاؤ نوٹس	16
5	رخصت کی درخواستیں۔	18
6	سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔	20
7	ایوان کی کارروائی۔	25
8	مشترکہ مذمتی قرارداد منجانب: محترمہ بشریٰ رند پارلیمانی سیکرٹری اور جناب اصغر علی ترین صاحب، اراکین صوبائی اسمبلی۔	25

جلد 50 ☆☆☆ شمارہ 3

ایوان کے عہدیدار

اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میر جان محمد خان جمالی

ڈپٹی اسپیکر۔۔۔۔۔۔۔۔۔سردار بابر خان موسیٰ خیل

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب طاہر شاہ کاکڑ

اسپیشل سیکرٹری (قانون سازی)۔۔جناب عبدالرحمٰن

سینئر رپورٹر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔جناب حمداللہ کاکڑ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ **26** فروری 2022ء بروز ہفتہ بمطابق **24** رجب المرجب 1443 ہجری، بوقت شام 04 بجکر 35 منٹ پر زیرِصدارت سردار بابر خان موسیٰ خیل، ڈپٹی اسپیکر، بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

وَالۡمُؤۡمِنُوۡنَ وَالۡمُؤۡمِنٰتُ بَعۡضُھُمۡ اَوۡلِیَآءُ بَعۡضٍ ۘ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَیَنۡھَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ وَیُقِیۡمُوۡنَ الصَّلٰوۃَ وَیُؤۡتُوۡنَ الزَّکٰوۃَ وَیُطِیۡعُوۡنَ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ ط اُولٰٓئِکَ سَیَرۡحَمُھُمُ اللّٰہُ ط اِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ۝ وَعَدَ اللّٰہُ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَ الۡمُؤۡمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ مِنۡ تَحۡتِھَا الۡاَنۡھٰرُ خٰلِدِیۡنَ فِیۡھَا وَمَسٰکِنَ طَیِّبَۃً فِیۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ط وَرِضۡوَانٌ مِّنَ اللّٰہِ اَکۡبَرُ ط ذٰلِکَ ھُوَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِیۡمُ ۝

﴿پارہ نمبر۱۰ سُوۡرَۃُ التوبہ آیات نمبر ۷۱ اور ۷۲﴾

ترجمہ: اور ایمان والے مرد اور ایمان والی عورتیں ایک دوسرے کی مددگار ہیں سکھلاتے ہیں نیک بات اور منع کرتے ہیں بُری بات سے اور قائم رکھتے ہیں نماز اور دیتے ہیں زکوٰۃ اور حکم پر چلتے ہیں اللہ کے اور اُس کے رسول ﷺ کے، وہی لوگ ہیں جن پر رحم کریگا اللہ، بیشک اللہ زبردست ہے حکمت والا۔ وعدہ دیا ہے اللہ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو باغوں کا کہ بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں رہا کریں انہی میں اور ستھرے مکانوں کا رہنے کے باغوں میں اور رضامندی اللہ کی ان سب سے بڑی ہے، یہی ہے بڑی کامیابی۔ صَدَقَ اللّٰہُ الۡعَظِیۡم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔جی

جناب ثناءاللہ بلوچ: جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر۔بلوچستان کے ہمارے محترم بزرگ سیاسی رہنما ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب کار حادثے میں جان بحق ہوگئے ہیں۔میں چاہتا ہوں کہ اُن کی روح کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے اوراس کے بعد ہم ایک قرارداد جوتعزیتی تہنیتی قرارداد جو پیش کرنا چاہیں گے پہلے اگر اس کی ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی مولوی صاحب کی جائے تو شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مولوی صاحب! اُن کی مغفرت کے لئے دعا پڑھیں۔

(دعا مغفرت کی گئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آمین، میں ایک بار کارروائی شروع کرتا ہوں۔اس سے پیشتر کہ میں اسمبلی کی کارروائی کا با قاعدہ آغاز کروں ،کل مورخہ 25 فروری 2022ء کو پنجاب کے شہر بہاولپور میں ٹریفک کا ایک افسوس ناک واقعہ رونما ہوا۔جس میں بلوچستان کے ممتاز سیاسی اور بزرگ شخصیت ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ انتقال کر گئے۔جس پر میں اپنی اور تمام ایوان کی جانب سے گہرے دکھ اورافسوس کا اظہار کرتا ہوں اوران کی اس صوبے کے لئے گراں قدر خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔چونکہ ثناء بلوچ صاحب اور جناب نصراللہ خان زیرے اراکین اسمبلی کی جانب سے اس بابت تعزیتی تہنتی قراردادموصول ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لہٰذا محرکین میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تعزیتی تہنیتی قرارداد پیش کریں۔

جناب ثناءاللہ بلوچ: مہربانی۔شکریہ جناب اسپیکر! ہم اراکین اسمبلی قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974 کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرتے ہیں کہ ذیل مشترکہ تعزیتی تہنیتی قرارداد کو پیش کرنے کے لئے قاعدہ نمبر 225 کے تحت قاعدہ نمبر (2)103 کے لوازمات کو معطل کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟ہاں یاناں میں جواب دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔لہٰذا محرکین میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تعزیتی تہنیتی قرارداد پیش کرے۔اس پر تقاریر جو جوبات کرنا چاہے۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: مشترکہ تعزیتی تہنیتی قرارداد۔

ہرگاہ یہ ایوان بلوچستان کے عظیم سپوت مدبر سابق رکن قومی اسمبلی وسابق سینٹراور ممتاز سیاسی اور بزرگ شخصیت ورہنما ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب کی ناگہانی موت پر گہرے دکھ اورافسوس کا اظہار کرتا ہے۔مرحوم ایک اعلیٰ پائے کے سیاستدان تھے ان کے انتقال سے نہ صرف بلوچستان بلکہ پورا ملک ایک دوراندیش اور بزرگ سیاستدان سے محروم ہوگیا ہے اوران کی وفات کوایک ناقابل تلافی نقصان جوصدیوں تک پورنہیں ہوسکے گا۔

یہ ایوان مرحوم ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ کے بلوچستان اور پاکستان کی سیاسی اور جمہوری جدوجہداورعوامی خدمات پر تاریخی کردارادا کرنے پرانہیں ناصرف خراج عقیدت پیش کرتا ہے بلکہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے انہیں جنت فردوس میں اعلیٰ مقام اورلواحقین کوصبرجمیل عطاء فرمائے۔امین۔شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی قرارداد پیش ہوئی ثناء بلوچ صاحب! بس جو بات کرنا چاہتا ہے مختصراً آپ کھڑے ہیں بات کریں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔بلوچستان بہت ہی مردم خیز ایک خطہ رہا ہے۔بالخصوص بلوچستان میں ہمیشہ نوآبادیاتی ادوار رہے ہیں ،استعماری ادوار رہے ہیں، انگریز استعمار کے خلاف بھی یہاں بلوچستان نے ہمیشہ اپنی پسماندگی بدحالی اور خستہ حالی کے باوجود بہت ہی شاندار اعلیٰ پائے کے انسان اور کردار پیدا کئے ہیں۔ان میں مرحوم میرغوث بخش بزنجو، میں ماضی قریب کی ہی بات کرتا ہوں میں بہت پرانی تاریخ میں نہیں جاتا دوتین سو سال پہلے کی۔لیکن اگر پچھلی دوصدیوں میں ایک صدی کی تاریخ دیکھی جائے مرحوم میرغوث بخش بزنجو، مرحوم سردار عطاء اللہ مینگل ،مرحوم نواب خیر بخش خان مری، شہید نواب محمد اکبر خان بگٹی ، خان شہید عبدالصمد خان، میر گل خان نصیر اوراب ڈاکٹر عبدالحئی جیسے اعلیٰ پائے کا ایک شخص نہ صرف بلوچستان کی سیاست سے بلوچستان کی جمہوری روایات سے بلوچستان کے دردوغم اور تکالیف سے جوآ گاہی رکھتے تھے شاید اس اعلیٰ پائے کے انسان اب ہم میں نہیں رہے۔یہ ہماری سب سے بڑی بدقسمتی ہے کہ ہم ایک ایسے دور سے گزررہے ہیں جہاں ہمیں ایسے مدبرسفید ریش دانا زیرک اور تجربہ کار سیاسی رہنماوں کی ضرورت ہے کہ وہ ہمیں ان تکالیف، مشکلات اوردلدل سے نکال سکیں۔لیکن یہ ایک نظام خداوندتبارک تعالیٰ کا کہ وہ ایک ایک کرکے اب ہم سے الگ ہوتے جارہے ہیں اور شاید بلوچستان کی باگ ڈور آنے والے جوبھی ہمارے سیاسی رہنما خداوندتبارک تعالیٰ ان سب کو زندگی عطاء فرمائے صحت عطاء فرمائے ایک قحط و رجال سا پیدا ہوتا جارہا ہے بلوچستان کے اندر۔ڈاکٹر عبدالحئی صاحب کی خدمات بلوچستان کی قوم پرست سیاست میں بہت زیادہ رہے ہیں

وہ بی ایس او کے پہلے چیئر مین منتخب ہوئے وہ بلوچستان کے سب سے کم عمرارا کین اسمبلی قومی اسمبلی منتخب ہوئے اور سب سے بڑے حلقے سے منتخب ہوئے۔ نیپ کے وقت میں بالخصوص جب بلوچ سٹوڈنٹس ارگنائزیشن چل رہی تھی نیپ میں جہاں بلوچ ، پشتون ، بنگالی ،سندھی ، سرائیکی ، پنجابی سارے اقوام ایک جمہوری اور ترقی پسند سیاست کرر ہے تھے تو ڈاکٹر عبدالحئ بلوچ نے اس سیاسی تحریک اس سیاسی جدوجہد میں بہت اہم کردار ادا کیا بالخصوص اس وقت ایک نوجوان کی حیثیت سے انہوں نے نوجوانوں کو جو ہے جمہوری سیاسی اور ترقی پسند سوچ کی طرف مائل کیا اور وہ سوچ جو آہستہ آہستہ ہمارے معاشرے سے اب ختم ہوتی گئی ہے آج ہمارا معاشرہ بالکل دکیانوسی ، تنگ نظری بداعتقادی پر مشتمل ہوتا جارہا ہے ایسے لوگوں کی ضرورت اس ہمارے عہد پر ہوتی جن سے ہمارے نوجوانوں نے سیکھنا تھا۔ اسکے بعد انہوں نے بلوچستان نیشنل مومنٹ اب حال ہی میں جو انہوں نے اپنی ایک جماعت بنائی اس کو بھی وہ فعال کرنے کی کوشش کرر ہے تھے لیکن میں ان کے سیاسی تمام تعلقات سے بالاتر ہوکر دیکھا جائے وہ ایک شفیق ایک بہت ہی مہربان انسان تھے۔ ایک متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے ایک رہنما تھے۔ وہ سب سے قابل رسائی ، اُن تک ہر بندے کی رسائی تھی۔ وہ تمام اقوام اور تمام زبان بولنے والوں کے لیے تمام علاقے کے اقوام کے لیے وہ ایک قابل قبول شخصیت تھے۔ وہ جب یہاں سے نکلتے تھے ، میرے خیال میں پنجاب تک تو سینکڑوں ، ہزاروں اُن کے مدعات تھے اُن کے دوست ساتھی تھے تو اِن سب کے ساتھ میرے خیال میں یہ ڈاکٹر عبدالحئ بلوچ صاحب کی خاصیت تھی کہ بلوچستان میں بہت کم ایسی شخصیات ہیں۔ جن کو تمام قومیں تمام زبان بولنے والے اور تمام علاقے کے لوگ ایک نظر سے دیکھتے تھے اور یکساں محبت کرتے تھے کیونکہ ان میں سے کافی ایسے لوگ ہیں جو شاید اپنے علاقوں تک سیاسی طور پر محدود رہے۔ تو ڈاکٹر عبدالحئ صاحب ایک اعلیٰ پایہ کے انسان تھے۔ اور اس حادثے میں اُن کی شہادت نے بلوچستان کو ایک بہت بڑے نقصان سے دوچار کیا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور اُن کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔اور ہم یہ دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ بلوچستان میں ایسے اور اعلیٰ پایہ کے سیاسی رہنما پیدا کرنے کی ہمیں توفیق عطا فرمائے ۔ کہ ہم اُن کے نقشِ قدم پر چلیں ۔ جو اُن کی محبت تھی وطن دوستی تھی متوسط طبقے سے اُنکا جو لگاؤ تھا یا اُنکا جو طرزِ سیاست ہے ایسے طرزِ سیاست پر ہم سب کو چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ اور اِس اسمبلی کے ایوان کے حوالے سے آج پھر میں اُن کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں ۔ کیونکہ وہ ہمارے بلوچ اسٹوڈنٹس آرگنائزیشن جس کا میں سیکرٹری جنرل بھی ہوں وہ اُس تنظیم کے بانی رہنماؤں میں سے تھے۔ جس کے بل بوتے پر بعد میں ہم نے بھی جا کر دو چار لفظ سیاست کے سیکھے۔ میں اُن کو دونوں ہاتھوں سے خراج تحسین پیش کرتا ہوں ۔ سلام پیش کرتا ہوں ۔

کہ اُنکی جدوجہد کو بلوچستان کی سیاسی جمہوری تاریخ میں ہمیشہ کیلئے یاد رکھا جائے گا۔شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ثناء بلوچ صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی نصراللہ خان زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر صاحب! آج کی یہ تعزیتی تہنیتی قرارداد مرحوم ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب کے حوالے سے۔میری طرف سے بھی ہاؤس میں تعزیتی قرارداد جمع کرائی گئی تھی۔اور جناب ثناء صاحب کی طرف سے بھی۔اور باقی یہ مشترکہ قرارداد ہے تمام ہاؤس کی طرف سے۔سب سے پہلے میں ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب کو اُن کی شاندار قومی خدمات پر اُنہیں خراج عقیدت پیش کرتا ہوں ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب یقیناً ایک سیاسی کارکن کے طور پر جب ہم پہلی مرتبہ میٹرک کے بعد ہم نے سائنس کالج میں داخلہ لیا اُس وقت سے ہم نے اُنہیں دیکھا اور نزدیک سے بھی دیکھا۔مرحوم ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب یکم فروری 1945ء کو بھاگ میں پیدا ہوئے۔اُس کے بعد وہ انہوں نے ڈاؤ میڈیکل کالج سے MBBS کی ڈگری لی۔1966ء اور 1967ء کے بعد جب قوم پرست سیاست کا ایک بڑا جذبہ تھا نیشنل عوامی پارٹی بھی تھی۔اُس وقت بلوچ اسٹوڈنٹ آرگنائزیشن اور پشتون اسٹوڈنٹ آرگنائزیشن اور باقی جو تنظیمیں تھیں وہ بنیں BSO اور PSO۔ وہ BSO کے پہلے چیئرمین رہے۔1970 کے انتخابات میں وہ قلات سے (قلات۔1) قومی اسمبلی کی سیٹ تھی اُس پر وہ رکن قومی اسمبلی منتخب ہوئے۔وہ سب سے کم عمر قومی اسمبلی کے ممبر تھے۔وہ نیشنل عوامی پارٹی پھر بعد میں نیشنل پارٹی کے president رہے۔اُس سے پہلے بلوچستان نیشنل موومنٹ سے وابسطہ رہے اور اب اُن کی جو پارٹی، نیشنل ڈیموکریٹ پارٹی تھی۔جناب اسپیکر! ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب سے زیادہ قربت ہماری ایک سیاسی کارکن کے طور پر اُس وقت بنی۔جب پاکستان اور پونم کے نام سے۔اُس کے دوران جب جلسے جلوس ہوا کرتے تھے مختلف علاقوں میں خضدار، قلات، نوشکی، مستونگ، چمن، لورالائی، کوئٹہ میں ژوب میں باقی علاقوں میں جب پونم کے جلسے ہوتے تھے تو اُن سے اُس وقت بہت نزدیک تھا رابطہ رہا اُن کی تقاریر ہم سنتے رہے اُن کی تقاریر یقیناً۔جو جذبات جس جذباتی انداز میں وہ اپنی قوم اور اپنی سرزمین کی وہ بات کرتے تھے۔وہ یقیناً اُن کا ایک نرالہ انداز تھا ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب ایک نچلے طبقے کے سیاسی کارکن تھے اُنہوں نے سیاست ایک عبادت کے طور کی اور تمام اُن سیاسی کارکنوں کے لئے جو جس پارٹی میں بھی ہو۔ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب ایک مشعل راہ ہیں۔اور ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب یقیناً جب وہ 1970ء میں رکن قومی اسمبلی منتخب ہوئے تو اُس وقت ہماری یہاں جو لیڈر شپ ہوتی ہے وہ بڑے اعلیٰ پایہ کی لیڈر شپ تھی خان عبدالصمد خان اچکزئی شہید جسے

اعلیٰ پایہ کی شخصیت جنہوں نے 32 سال جیل میں گزارے تھے اُس کے بعد وہ اِس اسمبلی کے پہلے رکن منتخب ہوئے تھے اور اُس کے ساتھ نواب خیر بخش مری، سردار عطاء اللہ مینگل اور میر غوث بخش بزنجو، اس پایے کے وہ سیاستدانوں کے ساتھ وہ ایک شاگرد کے طور ساتھ رہے یقیناً۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب! تھوڑی سی مختصر بات کریں۔کارروائی بہت زیادہ ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: یقیناً ڈاکٹر عبدالحئیٰ بلوچ صاحب بعد میں محکوم اقوام کی جو تحریک تھی اُس کے وہ رُورواں تھے اور جس طرح ہمارے دوست نے کہا کہ اب زمانہ ایک قحط ورجال کی طرف جارہا ہے اِن جیسی شخصیات اب ہم میں نہیں رہیں۔ڈاکٹر عبدالحئیٰ بلوچ صاحب اِس کے اعلیٰ پایہ کے اور ہمارے ایک بہت بڑے استاد اور ہماری پارٹی کے سینئر ڈپٹی چیئر مین جو تاریخ اور فلسفہ کے بہت بڑے استاد تھے عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب کی رحلت ہوتی ہیں سائیں کمال خان شیرانی جیسے اعلیٰ پایہ شخصیت کی رحلت ہوتی ہیں اِس کے علاوہ ہماری پارٹی کے شہید ملی شہید عثمان خان کاکڑ کی شہادت کا ایک المناک واقعہ ہوتا ہے تو اِن جیسے لوگوں کے جو ایک سیاسی کارکن بھی ہے ایک سیاسی رہنما بھی ہے اِن کی کمی روز بروز یقیناً ہمیں محسوس ہوگی۔تو میں پشتونخواہ ملی عوامی پارٹی کی جانب سے اور اپنی جانب سے مرحوم ڈاکٹر عبدالحئیٰ بلوچ کو اُن کی شاندار خدمات پر قومی خدمات پر سیاسی، جمہوری خدمات پر اُنہیں زبردست خراج عقیدت پیش کرتا ہوں۔اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اُنہیں اپنی جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندہ گان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔آمین۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آج کی کارروائی کافی لمبی ہے آپ لوگ مہربانی کرکے تعزیتی قرارداد پر مختصراً صرف چند حروف ادا کریں جی۔قادر علی نائل صاحب۔

جناب قادر علی نائل: بہت شکریہ جناب اسپیکر! آج جو تعزیتی قرارداد لائے گئے ہیں دوستوں کی جانب سے ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کی جانب سے میں اُس کی حمایت کرتا ہوں بلکہ request ہے کہ اس کو پورے ہاؤس کی طرف سے مشترکہ قرارداد کی جائے۔جو سانحہ ڈاکٹر عبدالحئیٰ بلوچ کی رحلت کے حوالے سے ہوا ہے وہ یقیناً نہ صرف اُن کی جماعت اُن کے خاندان بلوچستان کے عوام بلکہ پاکستان میں بسنے والے تمام محکوم اقوام کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے خصوصاً بلوچستان کیلئے تو میں اپنی جانب سے بلوچستان کے عوام خصوصاً سیاسی کارکن اُن کی سیاسی وژن اُن کی سیاسی شخصیت اپنے لئے مشعل راہ سمجھتے تھے اُن کی پارٹی ارکان اور بلوچستان کے عوام سے اور اُن کے خاندان سے تعزیت کرتا ہوں جس طرح ہمارے دوستوں نے فرمایا کہ نچلے طبقے سے اور متوسط طبقے سے اُبھری ہوئی ایک نوجوان شخصیت جس نے بلوچستان میں students politics کی بنیاد رکھی یقیناً اُس

کے بعد جو ماحول ایک ترقی یافتہ پسندنہ ماحول قوم دوستانہ ماحول بلوچستان میں اُبھرا اُس کے اثرات پورے بلوچستان میں پورے اقوام میں پوری سوسائٹی میں پھیلی اُس سے فیض حاصل کرنے والے ہم بھی ہے جب ہم students politics کرتے تھے جس طرح یہاں بتایا گیا کہ بلوچ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن پشتون سٹوڈنٹس آرگنائزیشن اسی طرح ہزارہ سٹوڈنٹس فیڈریشن میں ہم بھی تھے اور اسی طرح سیاسی رہنما جو غریب طبقے سے تھے۔ وہ ہمارے لئے مشعل راہ ہوتے تھے تو یقیناً اُن کی جو خدمات ہیں جو قربانیاں ہیں وہ نہ صرف بلوچستان بلکہ یہاں بسنے والے تمام اقوام کیلئے مشعل راہ ہیں ہمیں یقین ہے ہمیں توقع ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے لیڈروں کی یا راہبروں کی نقش قدم پر چل سکیں۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب اسپیکر: شکریہ جی۔ صدیقی صاحب

جناب عبدالواحد صدیقی: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ ہم اس تعزیتی قرارداد پر جہاں تک ڈاکٹر عبدالحئی شہید کی شخصیت ہے یقیناً ڈاکٹر صاحب نے اپنی پوری زندگی بلوچستان کے حقوق کیلئے مملکت خداداد پاکستان کے ہر فورم پر بھی آواز بلند کی اور جدوجہد بھی کی نہ جھکنے والی شخصیت نہ بکنے والی شخصیت جس نے کبھی بھی مفاہمت کی سیاست کو اپنے قریب نہیں لایا اور نہ کوئی compromise کیا ہے اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بلوچستان جیسا پسماندہ صوبہ میں ایسی قد اور شخصیت پیدا ہوتی ہے ہمیں افسوس ہے کہ اُن کی زندگی میں اُن کا کوئی قدر نہیں ہوا کرتا۔ اُن کی انتقال کے بعد پھر ہم اُس کی حیثیت کو اُجاگر کرنے کیلئے اپنی تحریک پیش کرتے ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اُن کی زندگی میں اُن کی حیثیت سمجھتے اور اُس کی قد اور شخصیت کی حیثیت کے مطابق ہم اُن کا ساتھ دیتے۔ لیکن افسوس کے ساتھ وہ ہم میں نہیں رہے ہم بحیثیت جمعیت علماء اسلام اُن کی گراں قدر خدمات جو بلوچستان کیلئے ہیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور اللہ میاں سے دُعا کرتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحئی شہید کو مغفرت فرمائے اور اپنی جوار رحمت میں جگہ دے۔

جناب اسپیکر: شکریہ صدیقی صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی ملک سکندر خان ایڈووکیٹ صاحب۔

ملک سکندر خان ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): نَحمَدُہ وَنُصَلّیِ عَلیٰ رَسُولِہِ الکَرِیم۔ اَمَّا بَعدفا اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیم۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب! آج یقیناً جو تعزیتی قرارداد پیش ہوئی ہے۔ میری گزارش ہوگی کہ اس کو جن حضرات نے یہ قرارداد پیش کی میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں ثناء بلوچ صاحب کا جناب نصر اللہ زیرے صاحب کا اور جناب سے گزارش کروں گا

ہاؤس سے بھی گزارش کروں گا کہ اس کو بلوچستان اسمبلی کی مشترکہ قرارداد قرار دی جائے اور اُس کو اُس طریقے سے ڈیل کیا جائے جہاں تک ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ صاحب کی صدیقی صاحب نے اس طرح فرمایا اس حادثے کی موت کو بھی شہادت کا درجہ حاصل ہے تو اس حوالے سے اگر اُنہیں شہید کہا جائیں تو وہ اُس تاریخ پر پورے اُترتے ہیں۔ ساتھیوں نے اُن کی زندگی کے مختلف پہلو اُجاگر کیئے ہمارا چونکہ ان کے ساتھ بہت جب ہم students تھے وہ لیڈر تھے ہمارے ساتھ ہمارا اُن کے ساتھ بہت بڑا قریب کا تعلق تھا جو سیاست، جس کو سیاست کہا جاتا ہے یقیناً ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ اُس تعریف پر پورے اُترتے تھے اُنہوں نے کبھی بھی آنا کو اپنے پاس نہیں آنے دیا۔ اور سیاست کی اصل تعریف بھی یہی ہے کہ جو شخص سیاست میں آتا ہے وہ اپنے مفاد اپنے ذاتی جاؤ آنا اُس کو پاؤں تلے روندتا ہے کیونکہ اُس کا یہ عہد ہوتا ہے کہ میں اپنے عوام کیلئے اُن کے دُکھ درد میں اُن کا مداوا کروں گا۔ اگر سیاست دوسری طرف چلی گئی سیاست میں زور رہو، پیسہ ہو، طاقت ہو لیکن ڈاکٹر عبدالحئی صاحب ساری زندگی اُسی اصل جو تعریف ہے سیاست کی۔ وہ معاشرے کیلئے ایسے اقدامات کرنا چاہتے تھے جس سے معاشرے کو خوشحالی ہو، سکون ہو۔

(اذان عصر)

جناب اسپیکر صاحب! مَیں عرض کر رہا تھا کہ اُنہوں نے اپنی ساری زندگی غربت میں رہ کر بھی عوام کی خدمت کیلئے کوئی بھی موقع جانے نہیں دیا اگر وہ اُن کے پیچھے بندوق بردار ہوتے جس طرح کہ ہمارے آج کے سیاسی ماحول کا اثر ہے اگر وہ زور زبردستی کرتے تو پھر ایسے پیچھے نہیں جاتے لیکن چونکہ اُن کی ایک جو سیاست کی اصل روح ہے اُس پر چلنے کا اُن کا ایک ذہن تھا اُسی کو چلا رہے تھے لوگوں نے اگر ہم نے ہم جیسے لوگوں نے اگر اُن کے اُس حوالے سے قدر نہیں کی تو یہ ہمارا قصور ہے ڈاکٹر صاحب کا نہیں ہے کیونکہ وہ سیاست میں اپنا اصل رُخ پر چل رہے تھے۔ میں دو چیزوں کا یہاں ذکر کروں گا کہ ایک تو ڈاکٹر صاحب نماز قضا نہیں کرتے تھے جب بھی موقع ملتا وہ نماز کیلئے دوڑتے تھے اور نماز پڑھتے تھے اور ایک سنت رسول ﷺ کے ایک اتنے کاربند تھے کہ اگر آپ اُس کو روٹی نہ بھی دیتے تو وہ کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتے اور پھر اُس کو تولیے سے صاف نہیں کرتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ یہ پیغمبر ﷺ کی سنت ہے چونکہ وہ ہاتھ صاف نہیں کرتے تھے اس لئے میں بھی اُس سنت کی پیروی کرتے ہوئے اُسی طریقے سے چلوں گا۔ تو ڈاکٹر صاحب جیسے لوگ ہمارے اس معاشرے میں اب یقیناً ناپید ہیں اور یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر سیاست ایسے لوگوں کی قدر کی جائے تو سیاست بھی اپنی جگہ پر آسکتی ہے اور معاشرتی سُدھار بھی ہو سکتی ہے اور یہاں جو قرب اور اذیت ناک زیست ہے اُس میں بھی کمی آسکتی ہے۔ میں اپنی طرف سے اپنی

جماعت کی طرف سے اپنے ساتھیوں کی طرف سے ان کو یقیناً ان کے اللہ سے دست بہ دُعا ہوں کہ اللہ اُنہیں جوار رحمت میں جگہ دے اور اُن کے پسماندہ گان کو اللہ صبر جمیل عطا فرمائے۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ملک صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میڈم شکیلہ نوید صاحبہ۔

محترمہ شکیلہ نوید قاضی: شکریہ جناب اسپیکر۔جیسا کہ اس تعزیتی قرارداد کو مشترکہ قرارداد میرے خیال قرار دی جائے۔کیونکہ ڈاکٹر حیٔ صاحب جو بلوچ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے فونڈر بھی رہے۔اور وہ سب سے پہلے بلوچ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن کے چیئرمین بھی رہے۔وہ ایک نہایت سادہ لوح اور شفیق انسان تھے۔اُنہوں نے واقعی سیاست کو عبادت کی طرح اگر لے کے چلے تو ڈاکٹر عبدالحیٔ صاحب لے کے چلے۔اُن کی زندگی نہایت سادہ جب بھی سیکرٹریٹ میں یا روڈوں پر کہیں پر آپ کو ملتے کوئی پروٹوکول اُن کے ساتھ کبھی نہیں رہا ہے۔ساری زندگی اُنہوں نے نہیں لیا ہے۔وہ پیدل بھی جاتے وہ جہاں بھی سیکرٹریٹ میں ملتے تو کسی غریب اور مسکین کے ساتھ اُس اُس کے کام کرنے کے لئے وہ آتے۔اُن کا جو خلا شاید fulfill نہ ہو۔کیونکہ وہ ذاتی طور پر بھی وہ بہت میرے قریب رہے۔اور کافی چیزوں میں وہ سپورٹ بھی سیاسی حوالے سے بھی کبھی کبھار اُن سے جب بھی مجلس ہوتی تھی تو وہ مجھے سپورٹ دیا کرتے تھے۔وہ نہایت ہی یعنی سادہ انسان تھے۔اللہ پاک اُن کی مغفرت فرمائے۔اُن کی فیملی کو اللہ تعالیٰ صبر دے۔a big loss کہ بلوچستان میں ایک اور آواز ہمیشہ کیلئے بند ہوگئی اور یہ خلا کبھی پورا نہیں ہوسکتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میڈم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی خلیل جارج صاحب۔

جناب خلیل جارج بھٹو (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور): شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ جناب اسپیکر! آج جو قرارداد پیش ہوئی۔مَیں کہتا ہوں یقیناً مجھے کلام پاک کی ایک آیت یاد آئی کہ، میں اچھی کشتی لڑ چکا ہَیں نے اپنی دوڑ کو مکمل کیا۔بیشک آج وہ ہم میں نہیں ہے۔مَیں بلوچستان عوامی پارٹی کی طرف سے اپنی اقلیتوں کی طرف سے اس دُکھ میں اس غم کی گڑی میں اُن کے اہل خانہ کے ساتھ ہیں۔جہاں تک اُن کی سیاسی بصیرت تھی مَیں سمجھتا ہوں کہ بلوچستان کے لئے ایک مشعل راہ تھی۔آج وہ بیشک ہم میں نہیں ہیں لیکن آج آپ دیکھ رہے ہیں ہزاروں لوگ جو اُن کی شفقت سے، سیاسی اُنہوں نے اپنی سیاست کا آغاز کیا وہاں ہم بھی اُن کو بچپن میں دیکھتے تھے کہ اُن کا ہمیشہ ایک واقعی عوامی اسٹائل رہا ہے۔وہ عوام کے دلوں کے بہت قریب تھے۔کیونکہ وہ ہمیشہ

مظلوم طبقے جن کو اس معاشرے میں حق نہیں ملتا تھا۔اُن طبقات کی وہ نمائندگی کرتے تھے۔لیکن اگر ہم واقعی ہ اُس کی تمام کاوشوں کو اُن کی تمام خدمات کو صرف الفاظ کے ساتھ نہیں بلکہ آج اُن کے دیئے ہوئے سیاسی راستے پر چلتے ہوئے آج اُنکو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔اور ایسے لوگوں کی کبھی بھی آواز بند نہیں ہوتی۔وہ کبھی دنیا سے نہیں جاتے جو لوگ ہمیشہ دوسروں کے لئے محبت کا بھائی چارے کا،اخوت و پیار کا درس دیتے ہیں وہ اس دنیا سے نہیں جاتے۔مَیں ایک دفعہ پھر اُن کے اہل خانہ سے اظہار تعزیت کرتا ہوں اور یہ جو مشترکہ قرارداد ہے اس کی حمایت کرتا ہوں کہ ہمارے ایسے جو بلوچستان کے آواز بنتے تھے۔اگر وہ ہم میں نہیں ہیں اور ہم اُن کے دیئے ہوئے درس پر اکھٹے ہو کر اُن کی آواز بنے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ سید عزیز اللہ آغا صاحب!مختصراً آپ speech پھر لمبی کردیتے ہیں ۔

سیّد عزیز اللہ آغا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔جناب اسپیکر!مَیں انتہائی مختصراً آپ کے حکم کے مطابق قُلُ نَفسٍ ذَائِقَتُہ المُوت ہر ذی نفس کو موت کا مزہ چکھنا پڑتا ہے۔ڈاکٹر عبدالحئی صاحب با کردار،باشعور،اور بلوچستان کی سیاسی زندگی میں ایک تکڑا آواز تھے۔اُن کی رحلت سے اُن کی شہادت سے بلوچستان ایک حقیقی فرزند سے محروم ہو گیا۔مَیں اتنا کہنا چاہوں گا کہ اللہ پاک اُن کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اُنہوں نے جو حق اور سچ کی زندگی گزاری۔اللہ پاک ہمیں بھی حق اور سچ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا مشترکہ تہنیتی قرارداد منظور کی جائے:

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشترکہ تہنیتی قرارداد منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: توجہ دلاؤ نوٹس۔مَیں آپ کو موقع دیتا ہوں آغا صاحب۔کارروائی آج کافی لمبی ہے بیچ میں۔پھر مَیں آپ کو موقع دونگا۔جی

سیّد عزیز اللہ آغا: جناب اسپیکر بی ڈی اے کے کنٹریکٹ پر لئے گئے ملازمین 2018ء میں باقاعدہ صوبائی کابینہ نے اُن کو مستقل کرنے کے بابت بات چلی تھی۔اور پھر اُن کو مستقل کرنے کے حوالے سے باقاعدہ ایک فیصلہ ہوا تھا 2018ء میں لیکن چار سال گزرنے کے باؤجود ابھی تک بی ڈی اے کے ملازمین کو مستقل نہیں کیا جاسکا۔اس کے علاوہ ابھی حکومت کی تبدیلی کے بعد جب وزیر اعلیٰ بلوچستان عبدالقدوس بزنجو اللہ انہیں اللہ صحت کاملہ عطا فرمائے۔جب اُنہوں نے اسمبلی میں اپنی پہلی پالیسی تقریر کی۔تو اُسی تقریر کے دوران اُنہوں نے بی ڈی اے کے کنٹریکٹ پر لئے گئے ملازمین کو مستقل کرنے کے بارے میں باقاعدہ ایک کمیٹی تشکیل دی۔لیکن چار یا پانچ مہینے گزرنے کے باوجود ابھی تک بی ڈی اے کے ملازمین کو مستقل نہیں کیا جاسکا۔جناب اسپیکر اگر آپ

ایک رولنگ دے دیں اور اُس رولنگ کے نتیجے میں کمیٹی سے وہ رپورٹ طلب کی جائے کہ کیا وجوہات ہیں، کونسی مشکلات ہیں کہ ان ملازمین کو ابھی تک permanent کیا جاسکا۔ تو آپ کی بڑی نوازش ہوگی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ سید عزیز اللہ آغا صاحب آپ نے درست فرمایا ہے۔ یقیناً یہ ایک اہم مسئلہ ہے۔ میڈم بشریٰ رند صاحبہ یہ بی ڈی اے کے ملازمین سے متعلق آپ گورنمنٹ والوں نے کیا اقدام کیا ابھی تک۔ کھڑے ہو کر بات کریں۔ بی ڈی اے کے ملازمین کا CM صاحب نے پہلے دن فلور پر یہ کہا کہ ہم ان کو بحال کرینگے۔ پھر اُس کے بعد۔

میڈم بشریٰ رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات ونشریات): دیکھیں اس کی سمری وہ آ گئی ہے۔ تھوڑا جو ہے departmental procedure ہیں اُس کو follow کر رہے ہیں۔ جس طرح آپ نے دیکھا ہوگا سی اینڈ ڈبلیو کے 361 ملازمین کو بحال کیا۔ تھوڑا طریقہ کار ہے انشاء اللہ وہ جیسے مَیں follow up مَیں لوں گی مزید آپ کو بتاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اگلے اجلاس میں آپ مہربانی کر کے اس کا جو ہے تفصیلی رپورٹ ایوان کو فراہم کریں۔ جی ثناء بلوچ صاحب۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔ آپ کو یاد ہوگا دو دن پہلے محترم سردار یار محمد رند صاحب نے بھی یہاں یہ شکایت کی۔ ابھی بھی مَیں سن رہا تھا جب بھی آپ مائیک کو ہاتھ لگاتے تو کافی شور شرابہ ہو جاتا ہے۔ کہ بلوچستان اسمبلی میں پہلے اجلاس میں میری پہلی توجہ دلاؤ نوٹس یا تقریر جو تھی point of public importance یہی تھا کہ بلوچستان کو جدت کی ضرورت ہے اور جدت سب سے پہلے اس ادارے سے اس اسمبلی سے ہم نے شروع کرنی ہے۔ تاکہ کم از کم ایک digitalize, modern ,updated upgraded ایک اسمبلی ہو۔ جس کا کم از کم ریکارڈ digitalize ہو۔ جس کی ساری سسٹم جو ہے مائیک وغیرہ بہتر ہو۔ اور وہ کم از کم 21 ویں صدی کا جو ہے شاہکار ہو۔ تاکہ پورے بلوچستان کو آہستہ آہستہ اسی طرز پر ہم آگے بڑھائیں۔ اُس وقت ایک کمیٹی بنی۔ اُس کے حوالے سے فنڈز ریلیز ہوئے۔ گزشتہ حکومت نے اسمبلی دشمنی میں یا اسپیکر دشمنی میں کہ اُنہوں نے سارے فنڈز ریلیز نہیں کئے۔ پھر اُس میں delay ہوا۔ ایک چھوٹی سی کمیٹی بنی۔ اُس کمیٹی کے چیئرمین قدوس بزنجو صاحب تھے۔ مَیں اُس کا ممبر تھا اور بشریٰ رند صاحبہ بھی اُسکی ممبر تھی۔ تو ہم نے کچھ چیزیں finalize بھی کیں لیکن وہ ابھی تک ساری چیزیں pending ہیں وہ ابھی تک اسی طرح جو ہیں وہ کیا کہتے ہیں کہ سیکرٹریٹ کے دفاتر میں اور انکی فائلوں میں جو ہے دبی پڑی ہوئی ہیں۔ میری گزارش یہ کہ

اب قدوس بزنجو صاحب اسپیکر نہیں رہے آپ ہیں محترم جان محمد جمالی صاحب ہیں خداوند تبارک وتعالیٰ ان کو صحت یاب کریں جلد صحت یاب کریں اور یہاں آئیں اور اپنی ذمہ داریاں نبھائیں. تو آپ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ صلاح ومشورہ کریں وہ جو کمیٹی ہے اس کو فعال کریں اور تا کہ جو بھی process ہیں۔اس کو وہاں سے شروع کریں جہاں سے پچھلی حکومت نے چھوڑ دیا تھا تو ہم اس کو کم از کم expedite کریں اور یہ انشور کریں کہ کم از کم ہمارے وقت میں ہم نے کوئی اور بڑے کام تو نہیں کیئے ہیں بلوچستان کے لئے کم از کم یہ جو عرصہ اگر مل جائے گا آٹھ سے چھ مہینے میں تو بلوچستان کو ایک اچھی سی اسمبلی تو دیں جو کم از کم دوسرے باہر کے لوگ آکے دیکھیں اور اس میں آپ جو میری رائے یہ ہے کہ آپ جو tuesday کو میری رائے یہ ہے جناب اسپیکر کہ tuesday کو یعنی منگل کو جو بھی متعلقہ سیکریٹری صاحبان ہیں جن میں ڈیولپمنٹ ہے پی اینڈ ڈی کے ان کا جو سیکشن ہوگا اسی طرح سی اینڈ ڈبلیو ہے آئی ٹی سے related اگر کوئی منسٹری involve ہے ہماری اسمبلی کے ساتھی ہیں سیکریٹری صاحبان ہیں یہ بیٹھیں اور اس کو ہم ذرا دیکھیں اور اس کا ایک ذرا ہم ٹائم فریم بنائیں کہ ہم اس کو دس دن میں کر سکتے ہیں پندرہ دن میں بیس دن ہم نے اس کو expedite کرنا ہوگا ایک رول ماڈل کے تحت کہ تا کہ اگر بلوچستان اسمبلی کے کام پانچ سال میں نہیں ہو سکتے ہیں تو باقی بلوچستان کے کام کہاں ہوں گے۔ایک اور چھوٹی سی گزارش میری آپ سے ہے جناب اسپیکر صاحب بلوچستان بہت وسیع وعریض علاقہ ہے سی ٹی ڈی کا ایک واقعہ رونما ہوا ژوب میں چار معصوم بچے جو ہیں اس میں شہید کردیئے گئے اس کے حوالے سے حکومت بلوچستان نے ایک انکوائری کمیٹی بنائی اس پر میں زیادہ نہیں بولوں گا اور ابھی ہمیں امید ہے کہ شاید اس قسم کے جو واقعات ہیں ان کا تدارک ہوگا۔بلوچستان میں بڑھتی ہوئی بے چینی کو مدنظر رکھتے ہوئے بلوچستان میں انسانی حقوق کے مسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے بلوچستان کی اس پیچیدہ سیاسی صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے جو بھی ادارے ہیں ان کو تھوڑی سی سنجیدگی کا مظاہر کرنا پڑے گا ایک قطرہ خون جب اس زمین پے بہتا ہے تو وہ کہیں سینکڑوں جو ہیں اضطراب پیدا کرتا ہے بے چینی کے تو جب آپ اتنا زیادہ خون اس صوبے میں بہے گا تو آپ کے خیال میں صوبے میں اضطراب نہیں ہوگا، بدامنی نہیں ہوگی، شورش نہیں ہوگا، رنجش نہیں ہوگی تو یہاں پر کونسے یہاں شادیانے بجیں گے تو لہذا جو قوتیں جو ادارے غیر ذمہ اری کے طریقے سے انسانوں کا اس طریقے سے وارداتوں میں ملوث ہیں ان کو جو ہے کم از کم اس انکوائری کمیٹی کے بعد جو ہے میرے خیال میں کوئی انکی کیا کہتے ہیں کہ شاید طریقہ کار میں تبدیلی بہت ضروری ہوگی ایک چھوٹی سی گزارش آخری میں کروں گا مجھے کوئی تین دن سے چار دن سے بلکہ پندرہ دن سے ڈیرہ بگٹی کے نوجوان یہ جو بلوچستان کے اندر شورش شروع ہوئی اس کو

ہمیں دیکھنا ہوگا یہ وہ شروع ہوا ہے جناب والا ڈیرہ بگٹی سے۔جب ڈیرہ بگٹی میں پی پی ایل پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ جو1953ء سے بلوچستان کا گیس نکال رہا ہے اوراس نے constitution کے آرٹیکل جو ہے گارنٹیز جو ہیں سیف گارڈز ہیں ان کوviolate کرتے ہوئے ہماری ساری گیس باقی صوبوں تک پہنچ گئی آج بھی ڈیرہ بگٹی کے لوگ لکڑیاں جلاتے ہیں آج بھی بلوچستان کی 70 فیصد آبادی جو ہے وہ گیس سے محروم ہے بلوچستان کے ماسوائے چھ سے سات ڈسٹرکٹوں کے ہیڈکوارٹرز کے باقی لوگ تو گیس کے نام سے بھی واقف نہیں ہیں. لیکن مجھے ایک بات یاد ہے میں بلوچستان کمیٹی کا اس وقت ممبر بھی ہوا کرتا تھا پی پی ایل نے کہا کہ ہم جو ہیں بلوچستان کے حوالے سے ہم ہر دو سال کے بعد پچیس ڈپلومہ ہولڈرز یا انجینئرز کو ہر سال بھرتی کیا کریں گے۔ایک commitment وعدہ جو پی پی ایل نے بلوچستان کے ساتھ کیا وہ یہ تھا کہ جو ملازمین اگر نان ٹیکنیکل ہیں یا ایسے ہیں جن کی ضرورت جو ہے باہر سے لانے کی نہیں ہوتی ہے سو فیصد انکی بھرتیاں انکی جو تعیناتی جو ہے وہ ضلع ڈیرہ بگٹی سے ہوگی تیسری بات جناب والا یہ تھی کہ جو سوئی کے اردگرد جو ڈیرہ بگٹی ضلع میں جتنے بھی افراد ہیں یا جو رہائشی ہیں ان کو مفت گیس فراہم کردی جائے گی اس کے علاوہ سی ایس آر کی مد میں جو ہے وہاں پر جو ہیں اعلیٰ تعلیمی ادارے بنائے جائیں گے۔ادھر یونیورسٹیاں بنائی جائیں گی اس کے علاوہ سی ایس آر کی مد میں سکالرشپس دیئے جائیں گے تاکہ ڈیرہ بگٹی میں جلنے والا محرومی کا جو لاوا تھا جس نے پورے بلوچستان کو گھیر لیا تو جناب والا میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت جناب اسپیکر آپ کی توجہ اس میں میں یہ چاہوں گا کہ آپ ایک رولنگ کم ازکم یہ دے دیں کہ جو پاکستان پیٹرولیم لمیٹڈ ہے اس کے حکومت بلوچستان کے اور بھی بہت سے مسائل ہیں اربوں روپے کا ہمارا مقروض ہے اس کی extension بھی اب رہتی ہے اس کو ہم نے ابھی تک نہیں دیا ہے وہ ایسی گیس نکال رہا بہت سی violation ہیں تو لہٰذا آپ جو ہیں ایک پابندی آپ پی پی ایل کے اعلیٰ حکام کو بلوچستان اسمبلی میں بلائیں ڈیرہ بگٹی کے نمائندوں کو بلائیں ڈیرہ بگٹی کے ان نوجوانوں کو جو ہڑتال پر ہیں جو اس وقت اسلام آباد پہنچ گئے ہیں ہڑتال کرتے ہوئے احتجاج کرتے ہوئے ان کو یہاں پر بلائیں اوراس اسمبلی کے اندر کچھ اراکین ہیں جو اس سے متعلق اگر بات کرنا چاہیں گے ان کو بلائیں اوراس مسئلے کو ہمیشہ کے لئے ختم کریں یہ بلوچستان کے ماتھے پر داغ ہے ایک صوبے سے ہم اتنی گیس نکال کران کو دے رہے ہیں۔اس کے بدلے ملازمت بھی ہمیں نہیں دیتے یعنی آپ کا خزانہ لئے جارہا ہے اسی لئے تو لوگ ریکوڈک کی بھی مخالفت کرتے ہیں اسی لئے تو لوگ سیندک کی مخالفت کرتے ہیں اسی لئے تو لوگ گوادر پورٹ کی مخالفت کرتے ہیں جب آپ ڈیرہ بگٹی کے پی پی ایل کے جب ختم ہونے والے ہمارے اب ذخائر ہیں ان پر آپ ہمیں انصاف فراہم نہیں کرسکتے آپ حسن سلوک نہیں

کر سکتے آپ مساوات کا جو ہے مظاہر نہیں کرتے تو آپ ہمارے بڑے بڑے سونے کے اور چاندی کے تانبے کے ذخاہر پر کیسے کریں گے تو جناب والا ڈیرہ بگٹی کے مکین وہاں کے شہری ہماری توجہ کے منتظر ہیں لہذ آپ اس سلسلے میں تکلیف کر کے ایک اچھی سی رولنگ دے دیں تا کہ پی پی ایل اس سلسلے میں اپنی تمام تر تفصیلات ملازمین کی آپ کو یہاں پہنچادیں۔شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ ثناء بلوچ صاحب جہاں تک یہ بلوچستان اسمبلی کے معاملات ہیں اس پر منگل والے دن اے سی ایس سیکرٹری فنانس، سی اینڈ ڈبلیو سیکرٹری اور سیکرٹری آئی ٹی جو ہیں ان کو بلاتے ہیں اس پر ایک میٹنگ کرتے ہیں ۔ جہاں تک کمیٹی کی بات ہے اس پر میں اسپیکر صاحب کے ساتھ مشورہ کرتا ہوں کیونکہ اسپیکر صاحب ہی کمیٹی بنائیں گے مگر ان سیکرٹری صاحبان کو بلاتے ہیں ان سے رپورٹ بھی منگواتے ہیں جو بھی ممبرز آنا چاہیں اس میٹنگ میں کیونکہ یہ اسمبلی تو سب کی ہے تو اس پر جو کوئی ایک اچھا اقدام کرتے ہیں۔ایک بجے صحیح ہوگا میرے خیال سے۔دو بجے منگل والے دن دو بجے جو ہے ان سیکرٹریز کو جو ہے بلوچستان اسمبلی بلائیں اور پرنسپل سیکرٹری سی ایم کا وہ بھی ہونا چاہئے اس میں۔ثناء بلوچ صاحب پرنسپل سیکریٹری کو بھی اس میں بلا لیتے ہیں۔

جناب ثناء اللہ بلوچ: ہاں میں سمجھ گیا سپیشل سیکرٹری جو ہیں لعل جان صاحب ہیں پرنسپل سیکرٹری کی ذمہ داریاں انکے ساتھ ان کو بھی بلالیں آئیں لیکن یہ پی پی ایل کے مسئلے پر آپ کہیں کہ پی پی ایل جو ہے اپنے تمام ملازمین کی تفصیلات مع ضلع وار علاقہ وار اور مع انکے جو عہدوں کے۔ وہ تفصیل آپ کو فراہم کریں انکے نمائندے آئیں اور یہ ڈیرہ بگٹی میں جو اس وقت جو بے چینی ہے جو۔۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سیکرٹری صاحب ان کو ایک لیٹر بھیج دیں ساری تفصیلات بلوچستان اسمبلی کو فراہم کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب قادر علی نائل صاحب آپ اپنی توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔میں آپ کو موقع دیتا ہوں زیرے صاحب تھوڑا کارروائی کی طرف آتے ہیں۔

جناب قادر علی نائل: شکریہ جناب اسپیکر، میں صوبائی وزیر برائے محکمہ سماجی بہبود کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی جانب مبذول کراتا ہوں کہ ہمارے معاشرے کا ایک اہم حصہ افراد باہم معذوری تشکیل دیتا ہے جنہیں ہم person with disability کے نام سے پکارتے ہیں لیکن ان person with disability کی مختلف سرکاری اداروں تک رسائی کیلئے مطلوبہ سہولیات کی عدم فراہمی کے باعث ناممکن ہے جس سے انہیں اپنی آواز حکومتی اداروں تک پہنچانے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔سول سیکرٹریٹ کے اکثر دفاتر میں افراد باہم معذوری کا داخل ہونا بھی محال ہے۔محکمہ سماجی بہبود نے افراد باہم معذوری کے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی بابت

اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل فراہم کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ سماجی بہبود توجہ دلاؤ نوٹس کی بابت وضاحت فرمائیں۔

محترمہ بشریٰ رند(پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات ونشریات): thank you اسپیکر صاحب! صاحب 2017میں بلوچستان میں disability act جو ہے وہ approve ہوا تھا جس کے تحت ڈیپارٹمنٹ نے تب سے اب تک مسلسل تمام ڈیپارٹمنٹس کو یہ خطوط جاری کیئے ہیں کہ اپنے جتنے بھی نئے پی سی ونز ہیں سپیشلی پی اینڈ ڈی میں approve نہ ہوں جس میں ramp نہ ہواس کے ساتھ ساتھ تمام تعلیمی ادارے تمام ہسپتال تمام یونیورسٹیز چاہے وہ سرکاری ہوں یا غیر سرکاری ان تمام کو جو ہے پابند کیا کہ آپ لوگوں نے ramp لازمی کرنا ہے یہاں تک کہ ہم نے portable ramps جو ہیں وہ بھی provide کئے سپیشلی ہسپتالوں میں تاکہ یہ انکے لئے مشکلات جو ہیں ان میں آسانی پیدا کی جاسکے اسکے ساتھ ساتھ آپ کو پتہ ہے کہ پانچ فیصد کوٹہ جو ہے ہمارا disable کا ہے جسے میرا خیال ہے کچھ ڈیپارٹمنٹس نے بائی پاس کیا ہے اخباروں میں اشتہار جو دیئے ہیں اس میں disable کوٹے کا ذکر نہیں کیا گیا ہے لیکن اب جو ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹس نے سب کو لیٹر جاری کردیئے کہ اب کسی بھی ڈیپارٹمنٹ میں کوئی بھی نوکری ہو کوئی اشتہار دیا جائے گا اور اس میں ان کو نظر انداز کیا تو ہم ان کے خلاف کورٹ جائیں گے اوران نوکریوں کو ہم stop کروائیں گے۔

جناب قادر علی نائل: شکریہ میڈم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ میرا شکریہ ادا کریں۔

جناب قادر علی نائل: جواب کے حوالے سے بہت شکریہ۔ آپ کا بھی ڈپٹی اسپیکر شکریہ۔ اصل میں یہ جب ہماری نئی حکومت بنی تو آپ سب کے نوٹس میں ہے کہ جو سب سے پہلا جو سب سے پہلی ملاقات ہوئی تھی CM صاحب کی وہ PWBs کے ساتھ ہوئی تھی وہاں پر اُنھوں نے اپنے demands رکھے تھے اور اُن demands میں جو ہے اُس CM سیکرٹریٹ سے directive بھی جاری کیا گیا تھا سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کو تو یہ ایک اہم مسئلہ ہے مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آپ کی بلوچستان اسمبلی میں بھی جو ہے وہ accessibility نہیں ہے جیسے persons with disables کے لیے۔ تو ہمیں مختلف سیمینارز میں، کانفرنسز میں، ورکشاپ میں جانا پڑتا ہے وہاں پر سوالات پوچھے جاتے ہیں کہ آپ لوگ وہاں کرتے کیا ہیں، ہمیں اتنی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مجھے توقع ہے کہ آپ بتادیں میڈم کو پابند کردیں اِس حوالے سے ضروری اقدامات جو ہیں فوری طور پر لیے جائیں تاکہ اُنہیں مختلف دفاتر میں جانے میں آسانی ہو۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ قادر نائل صاحب۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اطلاعات ونشریات: ramp جو ہے وہ ہم provide کر دیتے ہیں کیونکہ وہ چھوٹا ہوتا ہے، تین سے چار stairs تک وہ صرف کام کرسکتا ہے، تو یہ ہم اداروں کو صرف لیٹر لکھ سکتے ہیں کہ آپ فوری طور پر ramps بنائیں وہ ڈیپارٹمنٹ بنا کر نہیں دے سکتا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: نہیں اسمبلی کا میرے خیال سے میڈم صرف ramp کا مسئلہ نہیں ہوگا کیونکہ اُس دن بھی ایک اسلام آباد سے ایک delegation آیا تھا، اُنہوں نے کہا کہ بلوچستان اسمبلی کا جو ہے special persons کا access نہیں ہے، اور بلوچستان میں ہم کیا توقعات کرسکتے ہیں، تو اِس پر پھر سیکرٹری صاحب سے میرے خیال سے بات کرتے ہیں کوئی اِس کا وہ، یہ ہم لوگوں کا جو نیا project ہے اِس میں ڈلوایا ہے special persons کے لیے wayout ہے اِنشاءاللہ۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیرے صاحب توجہ دلاؤ نوٹس سے متعلق سوال دریافت فرمائیں۔ اِس پر زیرے صاحب نہ منسٹر ہے نہ سیکرٹری صاحب نے آنے کی تکلیف کی ہے۔

جناب نصراللہ خان زیرے: تو وہ کب آئیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: دونوں نہیں ہیں، tuesday والے میں defer کرتے ہیں اُس میں پھر جو ہے لکھ بھی لیں گے محکمے کو کہ آپ جو ہے اپنی حاضری یقینی بنائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: رخصت کی درخواستیں۔ میں آپ کو موقع دیتا ہوں تھوڑا۔

جناب طاہر شاہ کاکڑ (سیکرٹری اسمبلی): سردار یار محمد رند صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا آج اور یکم مارچ کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار عبدالرحمٰن کھیتران صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: سردار مسعود خان لونی صاحب نے بسلسلہ علاج کراچی جانے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: میر ضیاءاللہ لانگو صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب محمد مبین خان خلجی صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: جناب احمد نواز بلوچ صاحب نے ناسازی طبیعت کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: مُکھی شام لعل صاحب کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست سے رخصت منظور کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ ماہ جبین شیران صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: محترمہ لیلیٰ ترین صاحبہ کوئٹہ سے باہر ہونے کی بنا آج کی نشست میں شرکت کرنے سے قاصر رہیں گی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا رخصت منظور کی جائے؟ رخصت منظور ہوئی۔

سیکرٹری اسمبلی: رخصت کی درخواستیں ختم۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی زیرے صاحب۔

جناب نصراللہ خان زیرے: thank you جناب اسپیکر۔ جناب اسپیکر کل میں سبی گیا تھا وہاں پر دوستوں سے ملا، وہاں محکمہ تعلیم میں اگر منسٹر صاحب آپ سُن لیں سبی میں نان ٹیچنگ پوسٹوں پر کوئی 140 کے قریب لوگوں کی بھرتیاں ہوئی ہیں ابھی ہوئی ہیں، بعد میں ابھی آپ کے دور میں اُسے سے پہلے، ایسا ہوا ہے کہ

جناب اسپیکر کہ کلاس فور کا عموماً جس یونین کونسل کی کلاس فور کی پوسٹ ہوتی ہے اُمیدوار بھی اُسی یونین کونسل کا اسکول پر وہ پابند ہے کہ وہ DO صاحب وہ لگا دیں۔ جناب اگر منسٹر صاحب توجہ دے دیں، ہوا یہ ہے کہ ایک گاؤں کا ایک peon ایک چوکیدار ایک نائب قاصد ایک کلاس فور کا ملازم کسی اور گاؤں کے آکر کے اُنہیں وہاں پر لگایا ہے اور اِس طرح جناب اسپیکر اِس سے بہت زیادہ وہاں پر عوام کے درمیان نفرتیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں کہ میرے گاؤں کی پوسٹ ہے میرا حق کہ میرے گاؤں کا کوئی بندہ لگ جائے۔ اِسی طرح وہاں سبی یونیورسٹی میں بھی وہاں ترجیح نہیں دی گئی ہے وہاں کے مقامی لوگوں کو سبی کے جو مقامی ہیں son of the soil لوگ ہیں جو وہاں کے زمیندار ہیں جو وہاں کے proper لوگ ہیں اُن کو بھی تو یہ محکمہ تعلیم کا آپ منسٹر صاحب بلخصوص اس کا آپ لے لیں۔ پوچھیں کہ کیوں غیر گاؤں کے لوگوں کو سبی اور گاؤں میں لایا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی وزیر تعلیم صاحب۔

میر نصیب اللہ خان مری (وزیر محکمہ تعلیم): جناب اسپیکر! یہ انٹرویو ہم لوگوں سے پہلے ہو چکے تھے، پھر آنریبل کورٹ نے زیارت سبی اور قلعہ سیف اللہ کے آرڈر کر دیئے تھے، ہمارے اختیار میں نہیں تھا، مَیں نے جب تحقیقات کی اِس میں واقعی اِسی طرح تھا جیسے زیرے صاحب کہہ رہے تھے، جب ایک کورٹ کے آرڈر سے ہوئی ہے تو ہمارے اختیار میں نہیں تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: صحیح وزیر تعلیم صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: **سرکاری کارروائی برائے قانون سازی۔**

جناب ڈپٹی اسپیکر: **بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 05 مصدرہ 2022) کا پیش ومنظور کیا جانا۔**

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 05 مصدرہ 2022) پیش کریں۔

میر نصیب اللہ خان مری (وزیر محکمہ تعلیم): میں میر نصیب اللہ مری وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 05 مصدرہ 2022) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 05 مصدرہ 2022) کا پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ تعلیم: میں میر نصیب اللہ مری وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ1974ء کے قاعدہ نمبر84اور(2)85کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ1974ء کے قاعدہ نمبر84اور(2)85کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔ آوزیں ہاں/ناں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ1974ء کے قاعدہ نمبر84اور(2)85کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں

وزیر محکمہ تعلیم: میں میر نصیب اللہ مری وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔آوازیں ہاں/ناں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ قانون نمبر05

مصدرہ2022) کو فی الفور زیر غور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ تعلیم: میں میر نصیب اللہ مری وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کو منظور کیا جائے؟ آوازیں ہاں/ناں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان (ٹریفک انجینئرنگ) کا مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر05 مصدرہ2022) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: **بلوچستان موٹر ویکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) کا پیش و منظور کیا جانا۔**

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ بلوچستان موٹر ویکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) پیش کریں۔

وزیر محکمہ تعلیم: مَیں میر نصیب اللہ مری، وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے بلوچستان موٹر ویکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان موٹر ویکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) کا پیش ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ بلوچستان موٹر ویکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ تعلیم: مَیں میر نصیب اللہ مری، وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان موٹر ویکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) کو قواعد

انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 84اور(2)85کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا بلوچستان موٹر ویکل کا(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022)کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ1974ء کے قاعدہ نمبر84اور(2)85کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جائے؟ آوازیں ہاں/نہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان موٹر ویکل کا(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022)کو قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ1974ء کے قاعدہ نمبر84اور(2)85کے تقاضوں سے Exempt قرار دیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ بلوچستان موٹر ویکل کا(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ تعلیم: مَیں میر نصیب اللہ مری، وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ موٹر ویکل کا(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا بلوچستان موٹر ویکل کا(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) کو فی الفور غور لایا جائے؟ آوازیں ہاں/نہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان موٹر ویکل کا(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022(مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) کو فی الفور غور لایا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ بلوچستان موٹر ویکل کا(ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ2022 (مسودہ قانون نمبر06 مصدرہ2022) کی بابت اگلی تحریک پیش کریں۔

وزیر محکمہ تعلیم: مَیں میر نصیب اللہ مری، وزیر برائے محکمہ ٹرانسپورٹ کی جانب سے تحریک پیش کرتا ہوں کہ

بلوچستان موٹر ویکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2022) کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔ آیا بلوچستان موٹر ویکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2022) کو منظور کیا جائے؟ آوازیں ہاں/ نہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بلوچستان موٹر ویکل کا (ترمیمی) مسودہ قانون مصدرہ 2022 (مسودہ قانون نمبر 06 مصدرہ 2022) کو منظور کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ایوان کی کارروائی

پاکستان نرسنگ کونسل کے ایکٹ 1973ء کے "section 3, Clause "K کے تحت ایک خاتون رکن بلوچستان صوبائی اسمبلی کا بحیثیت ممبر پاکستان نرسنگ کونسل کا انتخاب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کوئی رکن اسمبلی محترمہ شکیلہ نوید قاضی رکن اسمبلی کو پاکستان نرسنگ کونسل کے ایکٹ 1973ء کے Clause "K" Section 3 کے تحت پاکستان نرسنگ کونسل کا ممبر منتخب کرنے کی بابت تحریک پیش کریں۔

وزیر برائے محکمہ تعلیم: میں میر نصیب اللہ مری، صوبائی وزیر قواعد انضباط کار بلوچستان صوبائی اسمبلی مجریہ 1974ء کے قاعدہ نمبر 180 کے تحت تحریک پیش کرتا ہوں کہ محترمہ شکیلہ نوید قاضی رکن اسمبلی کو پاکستان نرسنگ کونسل کے ایکٹ 1973ء کے "Section 3, Clause "K کے تحت پاکستان نرسنگ کونسل کا ممبر منتخب کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک پیش ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟ آوازیں ہاں/ نہیں

تحریک منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لہٰذا محترمہ شکیلہ نوید قاضی، رکن اسمبلی کو پاکستان نرسنگ کونسل کے ایکٹ 1973ء کے Clause "K" section 3 کے تحت پاکستان نرسنگ کونسل کا ممبر منتخب کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: محترمہ بشریٰ رند پارلیمانی سیکرٹری اور جناب اصغر علی ترین صاحب میں سے کوئی ایک محرک اپنی مشترکہ مذمتی قرارداد پیش کریں۔

جناب اصغر علی ترین: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! مشترکہ قرارداد۔ ہرگاہ کہ یہ ایوان گزشتہ دِنوں بھارت کی جنوبی ریاست کرناٹک کے کالج میں حجاب پر پابندی لگانے اورنہتی باحجاب 19 سالہ مسلم طالبہ مسکان خان کو ہندوانتہا پسندوں کی جانب سے گھیرنے اور ہراساں کرنے پرشدیدالفاظ میں مذمت کرتا ہوں اور یہ ایوان غیور بہادر طالبہ مسکان خان جنہوں نے فاشسٹ (fascist) مودی کے ہندوتوانظریہ کو چیلنج دینے اور کالج میں اِنتہا پسند ہندوغنڈوں کے سامنے ڈٹ جانے پرخراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ چونکہ بھارت RRS کے مذہبی انتہا پسندوں کی آماہ جگاہ بن چکا ہے۔ اِنسانیت اوراخلاقیات کا جنازہ نکالا جارہا ہےاورمسلمانوں پرظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں۔ مزید براں بھارت میں اقلیتیں تاریخ کے بدترین دور سے گزر رہی ہیں۔ لہٰذا اقوم عالم انسانی حقوق کی پامالی پر بھارت سے باز پرس کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشترکہ مذمتی قرارداد پیش ہوئی۔ admissibility کی وضاحت فرمائیں۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! بلا شبہ حجاب اور پردہ مسلمان عورت کی شناخت اور ایمان کا حصہ ہے۔ بلوچستان اسمبلی کے توسط سے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لکھ کے پڑھنے کی اِجازت نہیں ہے۔ لکھ کے تقریر کی اِجازت نہیں ہے۔

جناب اصغر علی ترین: نہیں۔ پڑھ نہیں رہا، جناب اسپیکر صاحب!۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: لکھ کر۔ لکھ کر۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر! بھارت کے شہر کرناٹک میں واقعہ پیش آیا ہےاور یہ مسلمان خواتین، مسکان خان جس نے بڑی ہمت اور بہادری کے ساتھ کلمہ طیبہ پڑھ کراوراپنے حجاب کی حفاظت کی اپنے اسلام کی حفاظت کی اور اِس سے بڑھ کر اُس خواتین نے جس دلیری کے ساتھ اور جس جُرت مندی کے ساتھ اِن اِنتہا پسندوں کا مقابلہ کیا اِسکی مثال نہیں ملتی۔ مَیں خود جناب اسپیکر صاحب! اِس واقعہ کی بھرپور مذمت کرتا ہوں اپنی طرف سے اور اپنی پارٹی جمعیت علماء اسلام کی طرف سے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔

جناب اصغر علی ترین: جناب اسپیکر صاحب! شکریہ ٹھیک ہے۔ بات تو کرنے دیں جناب اسپیکر صاحب! آپ اگر جلدی ہے کسی اور کو بیٹھا دیں۔ جناب اسپیکر صاحب! اِس طرح کے واقعات کا ہونا اِنتہائی افسوس ناک عمل ہے۔ اور بالخصوص ہندوستان میں ایک مسلم بچی کے ساتھ یہ واقعات ہوتا اور حجاب پر پابندی رکھنا مذہب پر پابندی کرنا، اسلام پر پابندی کرنا اِس کی میں بھرپور مذمت کرتا ہوں۔ جناب اسپیکر صاحب! میری یہ خواہش ہے

کہ جو قرارداد ہم نے پیش کی ہے اس کی پوری ہاوس مذمت کریں اور دوسرا یہ کے اس پر انسانی حقوق ہیں خواتین کا جو انسانی حقوق ، وہ بھی اِس پر خاموش ہیں، وہ بھی اِس پر بات نہیں کررہے ہیں۔ جناب اسپیکر صاحب! بحثیت مسلمان اور بحثیت پاکستانی ہمیں چاہیے کہ ہندوستان میں ہمارے مذہب کو ہمارے حجاب کو، ہمارے لباس پر جو پابندی لگائی جارہی ہے اِس پر خارجہ سطح پر اِس کی اواز بلند کی جائے اور اِسکی مذمت کی جائے۔ بحثیت قوم بحثیت مسلمان، بحثیت پاکستانی ہمیں چاہیے دُنیا میں کہیں بھی کسی جگہ پر اگر مسلمان، مسلمان پر مظالم ہو یا اُسکے مذہب پر پابندی ہو یا اُس کے حجاب پر پابندی ہو یا اُسکے لباس پر پابندی ہو اِس پر خارجہ سطح پر اِس پر آواز اُٹھانی چاہیے، اِس کی مذمت کرنی چاہیے۔ جناب اسپیکر صاحب! میری یہ خواہش ہے کہ اِس قرارداد کو تمام ہاوس کو چاہیے کہ اِس کو پاس کریں، منظور کرے اور اِس طرح واقعات پر ہمیں خاموش نہیں رہنا چاہیے، ہمیں آواز بلند کرنی چاہیے۔ بہت شکریہ جناب اسپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ اصغر ترین صاحب۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جی میڈم بشریٰ رند صاحبہ۔

محترمہ بشریٰ رند (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ سماجی بہبود و اطلاعات): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتی ہو اللہ کے بابرکت نام سے جو بڑا غفور و رحیم ہے۔ BJP حکومت جو اِنڈیا کی ہے اِس وقت مَیں کہتی ہوں وہ اُس حد پر آ گئی ہے کہ پوری دُنیا اُس وقت اُن سے نفرت کرنے کے مترادف ہے کیونکہ مسلمان خواتین کے ساتھ حجاب کے معاملے کو جسطرح اِنہوں نے لیا ہے، یہ کسی بھی کوئی بھی مسلمان، غیرت مند قوم یا ملک یا اِنسان اِسکو برداشت نہیں کرسکتا اور نہ ہی اِس کو ہم برداشت کریں گے جو اِس بچی کے ساتھ ہوا ہے مسکان خان کے ساتھ انڈیا میں اور جس طرح اُس نے نعرہِ تکبیر اللہُ اکبر کہیں ہے تو اِس سے وہ دیکھاتی ہے کہ ہمارے بھائی جتنے بھی باقی ملکوں میں بیٹھے ہیں جو muslim countries ہیں وہ مل کر آواز اُٹھائیں کیونکہ میں ایک حدیث quote کرونگی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی کہ اُنہوں نے اِرشاد فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آئیگا کہ میری اُمت اور تمام مسلمانوں کیلئے اپنا ایمان اور اپنا مذہب سنبھالنا اِس طرح ہوگا جیسے جلتا ہوا انگارہ ہاتھ میں لیں۔ تو اِس وقت واقعی کہ آپ دیکھیں مسلمان بہنیں جو ہیں اپنی عزت کیلئے اگر اُنہوں نے اپنے سر چپائیں ہیں اور یہ اُنکو بے آبرو کرنے کے در پر ہیں تو میرا خیال ہے کہ اِس پر ہمیں خاموش نہیں بیٹھنا چاہیے ہمیں یکجاہ ہوکر پوری اُمت مسلمہ کو آواز اُٹھانی چاہیے اور اِس کے ساتھ ساتھ میں history کا ایک واقعہ آپ کو چھوٹا سا سنانا چاہونگی جو خلافت عثمانیہ کا تھا 1919ء 31 اکتوبر کا جس میں جب فرانس آرمی نے حملہ کیا تھا تو اُنہوں نے اِسی طرح وہاں ایک خاتون کا

حجاب اُتارا اور اُس کے سر سے چادر کھینچی جس پر اُس زمانے کے جو امام تھے اُنہوں نے جنگ مسلط کر دی تھی اُنہوں نے کہا کہ ہماری خاتون پر حملہ means ہماری عزت اور غیرت پر حملہ ہے تو وہاں خلافت عثمانیہ میں جنگ چھڑ گئی تھی اِس بات کے اوپر۔ تو یہ اِتنی serious matter جس کو بہت ہی easy لیا گیا بہت ہلکا لیا گیا۔ میرا خیال ہے کہ آج یہ ہمارے نقاب پر بات کریں گے، یہ حجاب پر، کل یہ ہمارے مسلمان بھائیوں کے داڑھیوں پر بات کریں گے، پرسوں یہ کہیں گے کہ سر پر پٹکا کیوں پہنا ہے۔ تو یہ اِس طرح بڑھتے چلیں جائیں گے اور جب تک ہمیں اِنکو مُنہ توڑ جواب سارے ملکوں نے مل کر نہیں دیا تو اِنڈیا اپنے حدود میں نہیں رہیگا۔ اب سب سے پہلے کویت نے غیرت کی ہے کہ اُنہوں نے سب سے پہلے کویت نے غیرت کی ہے کہ اُنہوں نے سب سے پہلے BJP کے تمام پارلیمنٹیریز اور سب کا داخلہ کویت میں پابندی لگا دی ہے کہ کوئی بھی وہاں نہیں آسکتا اور اُس کے ساتھ ساتھ اُنہوں نے کہا کہ ابھی بھی اگر یہ لوگ باز نہ آئے تو ہم اِن سے economical اپنا سوشل بائی کاٹ کر دینگے۔ تو اگر اس طرح کا بیان تمام دُنیا میں تمام ہمارے muslim countries دے دیں تو آپ کا کیا خیال ہے کہ کیا ہمارے مسلمان بھائی یا بہنیں جو اس وقت انڈیا میں رہ رہے ہیں وہ محفوظ نہیں ہونگے وہ بالکل محفوظ ہونگے نہ وہ آزادی سے اپنے دین کو enjoy کر رہے ہیں، نہ وہ اُن کی کوئی eid festivals وغیرہ ہے اُن کو وہ enjoy کرتے ہیں جس طرح ہم پاکستان میں کرتے ہیں۔ بس میں end میں ایک بات کہتی چلوں گی کہ ابھی تو زہرہ کی بیٹیوں نے رنگ دکھایا ہے ابھی علیؑ کے بیٹے باقی ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ میڈم، جی مسٹر خلیل!

جناب جارج خلیل بھٹو (پارلیمانی سیکرٹری برائے محکمہ اقلیتی امور): شکریہ جناب اسپیکر صاحب سب سے پہلے میں تو چاہوں گا کہ یہ قرارداد پورے ہاؤس کی قرارداد اس کو بنایا جائے کیونکہ یہ ایک بہت اہم issue ہے۔ اور نہ صرف وہاں مسلمان بہن بھائیوں کے ساتھ ظلم ہو رہا ہے بلکہ وہاں کرسچن اور سکھوں کی بھی نسل کشی کی جارہی ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ہندوتوا نظریہ بہت عرصے سے جب سے مودی گورنمنٹ آئی ہے اس کو بڑا وہ اہمیت دے رہے ہیں اور اس بڑا عمل کر رہے ہیں اور اس پر مودی کی direct support ہے۔ تو میں اپنے بلوچستان کے فورم سے اقوام متحدہ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ جو اس time faster مودی اور ہندوتوا نظریہ پروان چڑھ رہا ہے یہ دُنیا کے لیے امن کے لیے خطرہ پیدا ہو رہا ہے۔ میں اپنی پاک افواج کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ کل ہی ہمارے پاک افواج میں ہندو لیفٹیننٹ کرنل کی تعیناتی ہوئی ہے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ جو جمہوریت کے چمپیئن ہے ہندوستان جو اپنے آپ کو بڑا جمہوریت کا چمپیئن سمجھتا ہے وہاں اقلیتوں کے ساتھ جس

قدر ظلم ہو رہا ہے اپنے مذاہب کے مطابق اُن کا آئین بھی یہ کہتا ہے کہ تو میں اُن کو کہتا ہوں کہ آپ پاکستان آ کے دیکھے کہ اقلیتیں اپنی مذہبی آزادی جس طرح منا رہے ہیں آئین اُن کو جو آئینی حقوق دیتا ہے وہ اُن کو سارے مل رہے ہیں۔اس طرح انڈیا میں بھی یہی ہو کہ اگر کوئی مسلم ہے اُس کو اپنے مذہب کے تحت آزادی ہے کہ وہ جیسے بچی نے حجاب پہنا تو اُس پر پابندی لگائی گئی یا دیگر مذہبی اُن پر اس سے پہلے بھی اُنہوں نے بابری مسجد کو شہید کیا۔یہ کسی ملک میں ایسا نہیں ہوتا اقوام متحدہ اس کا نوٹس لے،مودی کو ہم نے ہمیشہ کہا ہے کہ آپ دُنیا میں امن کے لیے سب سے بڑا اگر کوئی خطرہ ہے تو وہ ہندوستان کی حکومت ہے۔جس طرح پاکستان میں اقلیتوں کو حقوق دیے جاتے ہیں وہاں بھی دے۔ابھی وہاں ہمارے ہر چیز کو بھی جلایا جا رہا ہے،ہمارے مسجدوں کو بھی جلایا جا رہا ہے۔تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد ایک strong قرارداد بنے اور میں اپنا محکمہ خارجہ سے یہ اپیل کرتا ہوں اس فورم کے تحت کے اُن کے Ambassador کو سفیر کو بلا کے اُن سے یہ پوچھا جائے تاکہ یہ کیوں ایسا ہو رہا ہے۔دُنیا نے اقوام متحدہ سب ملکوں کے جتنے بھی ظلم و ستم ہوتے ہیں اُن کو وہاں discuss کیا جاتا ہے۔تو یہ ہندوتوا نظریہ جو ہندو کا ایک نظریہ ہے۔میں کسی مذہب کو برا نہیں کہہ رہا لیکن جو اس نظریہ کے تحت ہندوستان میں ظلم کر رہا ہے،ہندوستان میں مسلمان کرسچن،سکھوں کی اور دیگر چھوٹی ذات کے لوگ ہیں جو وہ سمجھتے ہیں اُن کو وہ اس time اُن کی نسل کشی کر رہا ہے۔ہم اس کی اس فورم پر پرزور مذمت کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ۔آیا مشترکہ مذمتی قرارداد منظور کی جائے؟ آوازیں ہاں/نہیں

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشترکہ مذمتی قرارداد منظور ہوئی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس بروز منگل مورخہ یکم مارچ 2022ء بوقت تین بجے سہ پہر تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 05 بجکر 50 پر اختتام پذیر ہوا)